

شعبہ تعلیم: الجنة اماء اللہ برطانیہ

حصہ تعلیمی نصاب برائے مہینہ فروری 2023

- * سبق کے مقاصد: حدیث نمبر 4 ”آنحضرت ﷺ آخری شریعت لانے والے نبی ہیں“ کی تشریح سمجھنا۔
- * سلیس میں بیان کردہ مفہومات کے حصوں کو سمجھنا۔
- * برائے احمدیہ کتاب سے اہم نکات کو سمجھنا۔

حدیث: ذرائع: الجنة اماء اللہ برطانیہ تعلیم سلیس فروری 2022 تا جنوری 2024 صفحہ 181 تا 186

حدیث نمبر 4 آنحضرت ﷺ آخری شریعت لانے والے نبی ہیں

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں آخری نبی ہوں اور میری یہ (مدینہ کی) مسجد آخری مسجد ہے۔

تشریح: ہمارے آقا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی ایسا مصلح نہیں آ سکتا جو میری نبوت کے دور کو منسوخ کر کے اور میرے مقابل پر کھڑا ہو کر ایک نیا دور شروع کر دے بلکہ اگر کوئی آئے گا تو وہ لازماً میرا تعالیٰ اور میرا شاگرد اور میری شریعت کا خادم ہونے کی وجہ سے میری نبوت کے دور کے اندر رہو گا نہ کہ اس سے باہر۔ اس لطیف مضمون کو واضح فرمانے کیلئے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ زیادہ فرمائے ہیں کہ ۔۔۔ ”یعنی میری یہ (مدینہ والی) مسجد آخری مسجد ہے۔“ اب ظاہر ہے کہ ان الفاظ کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ ہی واقعات اس کی تائید کرتے ہیں کہ آئندہ دنیا میں کوئی اور مسجد بنے گی ہی نہیں بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آئندہ کوئی مسجد میری مسجد کے مقابل پر نہیں بنے گی بلکہ جو مسجد بھی بنے گی وہ میری اس مسجد کے تعالیٰ اور اس کی نقل اور ظل ہو گی۔

۔۔۔ خوب غور کرو کہ اگر آنحضرت ﷺ کی مدینہ والی مسجد کے بعد اسلامی ممالک میں کروڑوں مسجدوں کی تعمیر کے باوجود ۔۔۔ (یعنی میری یہ مسجد آخری مسجد ہے) کامفہوم قائم رہتا ہے تو آنحضرت ﷺ کی امت میں آپ کے کسی خادم اور شاگرد اور تعالیٰ کا آپ کی اتباع اور غلامی میں نبوت کا انعام پانا کس طرح ختم نبوت یا انی اخراں نبیاء (یعنی میں آخری نبی ہوں) کے نشاء کے خلاف قرار دیا جاسکتا ہے؟ پس یقیناً اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ میں خدا کا آخری صاحب شریعت نبی ہوں۔ جس کے بعد کوئی نبی میری غلامی کے جوئے سے آزاد ہو کر اور میرے دین کو چھوڑ کر نہیں آ سکتا اور میری یہ مسجد آخری مسجد ہے جس کے بعد کوئی میری مسجد کے مقابل پر نہیں بن سکتی۔ یہی وہ لطیف تشریح ہے جو اسلام کے چوٹی کے علماء اور بڑے بڑے مجدد ہر زمانہ میں کرتے آئے ہیں (جن کی مثالیں نصاب میں سے پڑھی جاسکتی ہے)

ضرورت الہام

☆ ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارج یقین پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو تاریکی میں عقل کے لئے ایک روشن چراغ ہو کر مدد دیتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفہ بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پاسکے۔

☆ یہ خوب یاد رکھو۔ کہ الہام کی ضرورت قلبی الٹمنان اور دلی استقامت کے لئے اشد ضروری ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے عقل سے کام لو۔ اور یہ یاد رکھو کہ جو عقل سے کام لیگا۔ اسلام کا خدا اُسے ضرور ہی نظر آ جائیگا۔

☆ میں بالکل ٹھیک کہتا ہوں کہ عقل سے بھی کام نہیں لیتے۔ قرآن کریم میں ان لوگوں کو جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ سورۃ العمران آیت ۱۹۲۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے۔ کہ اولو الالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جل شانہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہو سکتی ہیں یا نہیں۔

سچی فراست اور سچی دانش الہام تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی

☆ اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈروکیونکہ وہ نور الہام سے دیکھتا ہے۔ صحیح فراست اور حقیقی دانش جیسا میں نے ابھی کہا۔ کبھی نصیب نہیں ہو سکتی۔ جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔

☆ تدبیر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکید ہے کہ موجود ہیں۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی را ہوں پر قدم مارو گے۔ پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ۔ سورۃ العمران آیت ۱۹۲ تمہارے دل سے نکلے گا۔ اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں۔ بلکہ صانع حقیقی کی حقائیقت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے۔ تا کہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں۔ ظاہر ہوں۔

فلاح دارین کے حصوں کا طریق

☆ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہوا اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ۔ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلامِ الہام کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تین سنوارو۔ اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔

☆ پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو۔ کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتی۔

کہنے سے پہلے خود عمل کرو

☆ قرآن شریف میں۔ سورۃ الحلق آیت ۳ بتلاتی ہے کہ دُنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔

ہمارے نبی کریمؐ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی

☆ تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرو۔ کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو۔ اور عملی طاقت اُس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے۔

علوم جدید کی مہیّت اور کیفیّت سے آگاہی حاصل کرو

☆ میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں۔ جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔۔۔ اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں۔ کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

علوم جدیدہ کو اسلام کے تابع کرنا چاہیے

☆ پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائی کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کردیانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے ڈور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے مکمل بن گئے۔

☆ آجکل کے تعلیمیافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آکر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مس نہیں ہوتا۔ پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑتے ہیں۔ تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔

☆ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے۔ اور ابتداء ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیروں میں ڈال دیتے ہیں جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔

تعلیم و تربیت دینی بچپن میں ہو

☆ یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔

☆ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں۔ اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے لذتیں ہو جاتے ہیں۔ کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔

☆ اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت اُن کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔

راستباز اور مشقی بنتا کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو

☆ پاک عقل آسمان سے آتی ہے اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے۔ لیکن وہ جو ہر قابل کی تلاش میں رہتی ہے۔۔۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے۔ لیکن کوئی جگہ اس بارش سے گزرنا رہوتی ہے۔ اور کہیں کا نئے اور جھاٹیاں ہی اُگتی ہیں۔ اور کہیں وہی قطرہ بارش سمندر کی تہ میں جا کر ایک گوہر شاہوار بنتا ہے۔

آسمانی نور کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ

☆ اگر زمین قابل نہیں ہوتی۔ تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ الٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔ اسی لئے آسمانی نور اتراء ہے اور دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ۔ تا ایسا نہ ہو کہ بارش کی طرح کہ جوز میں جو ہر قابل نہیں رکھتی وہ اُس کو ضائع کر دیتی ہے۔ تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو۔ اور ٹھوکر کھا کر اندھے کوئی میں مگر کر ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ما در مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اُس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے۔ مگر تم اُن پر قدم مارنے کے لئے عقل اور ترکیہ نفوس سے کام لو۔

☆ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا۔ اور اپنے دین اور حضرت نبی ﷺ کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا۔ تا کہ وہ اُس روشنی کی طرف لوگوں کو بُلائے۔ اگر زمانہ میں ایسا فساد اور فتنہ نہ ہوتا۔ اور دین کے محکرے کے لئے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں۔ تو چند اس حرج نہ تھا۔ لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یہیں ویسا راسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں۔

بداعمالی کا نتیجہ بداعمالی ہوتا ہے

اصل بات یہ ہے کہ بداعمالی کا نتیجہ بداعمالی ہوتا ہے۔ اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت ہے کہ ایک نیکی سے دوسری نیکی پیدا ہو جاتی ہے۔

نیکی کا اجر ضائع نہیں ہوتا

اب خیال کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا۔ تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا۔ مجھے ایک صحابی کا ذکر یاد آیا۔ کہ اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کفر کے زمانہ میں بہت سے صدقات کئے ہیں۔ کیا ان کا اجر مجھے ملیں گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ وہی صدقات تو تیرے اسلام کا موجب ہو گئے ہیں۔

نیکی کیا چیز ہے؟

نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔۔۔ شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا اور ان کو راہِ حق سے بہکاتا ہے۔

☆ نیکی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی نیکی کے شنگ دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا بیکار اور نیکی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی

نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو۔ کئی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے۔ سورۃ العبران آیت ۹۳ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔

☆ بات یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے۔ حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاستا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضاۓ الہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ عبدی خوشی اور دائی آرام کی روشی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

کس وقت تک کوئی آدمی سچا مومن نہیں کہلا سکتا؟

☆ میں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہربات پر اللہ تعالیٰ مقدم نہ ہو جاوے اور دل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ سکے کہ یہ میرا ہی ہے۔ اس وقت تک کوئی سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی توال (ُرف عام) کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ جیسے چوہڑے کو بھی مصلی یا مومن کہہ دیتے ہیں۔

صرف لفاظی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو

☆ پس یاد رکھو کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض بتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سورۃ الصاف آیت ۲

براء بن احمد یہ۔ حصہ اول صفحہ 15 تا 25 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
براء بن احمد یہ کی اشاعت کے لئے مالی مدد کرنے والے تمام افراد کے ناموں کو درج کرنے کے بعد، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و شناپیان کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

اس کا زیادہ تر حصہ شاعری کی شکل میں ہے لیکن سب کچھ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ گہرے معانی اور بصیرت سے بھر پور ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی چھوڑنا نہیں جاستا۔

ذیل میں وہ اہم نکات بیان کئے گئے ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخاطب فرمایا ہے:

1- الہی صفات کے زریعہ اللہ تعالیٰ کی حمد

2- دوسری چیزوں کی حدود جن کی انسان عبادت کرتا ہے

3- خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت

4- خدا ان کو سنتا ہے جو اسے پکارتے ہیں

5- جب کوئی خدا سے مدد مانگتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟